قرآن مجید کا مطالعہ

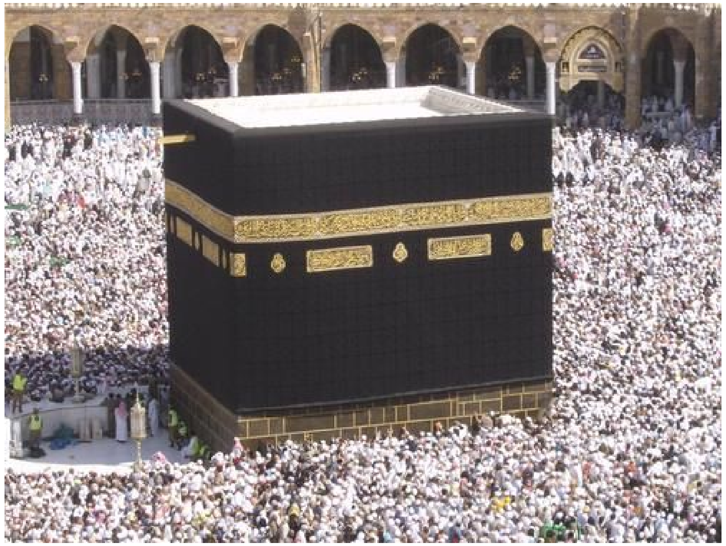

سورۃ الحاقۃ 69: موجودہ زندگی کے امتحان کا فائنل رزلٹ

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الحاقۃ 69۔۔۔ کا موضوع
اسی دنیا کے امتحان کا فائنل رزلٹ (Topic)

- آیات 1-3: اسی دنیا میں جزا و سزا کا اعلان
- آیات 4-12: اسی دنیا میں جزا و سزا کی مثالیں
- آیات 13-18: مستقبل میں اصل زندگی یعنی آخرت کا طریقہ کار
- آیات 19-24: اسی دنیا کے امتحان کا فائنل رزلٹ۔۔۔ کامیابی
- آیات 25-37: اسی دنیا کے امتحان کا فائنل رزلٹ۔۔۔ فیل
- آیات 38-47: عربوں کی قرآن مجید سے متعلق غلط فہمیوں کا جواب
- آیات 48-52: قرآن مجید کا مقصد

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے بنیادی موضوع یہی اختیار کیا ہے کہ ہر انسان کی موجودہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اس موجودہ زندگی کا مقصد امتحان ہے تاکہ مستقبل میں لامحدود زندگی میں کامیاب ہو سکیں؟ اب اس امتحان میں ہم لوگ کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کے زمانے میں انہی کی اقوام کی پرفارمنس میں جزا و سزا کی مثال کے طور پر کر دیا تاکہ ہر انسان سمجھ لے کہ کامیابی کے لیے کیا پرفارمنس کرنی چاہیے اور کن غلطیوں سے بچنا ہے؟

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری رسول ہیں۔ اس لیے آپ ہی کی عرب قوم میں کامیاب لوگوں کو جزا پریکٹیکل کر کے دکھا دیا اور منکرین پر سزا کو پریکٹیکل اپلائی کر کے دکھا دیا تاکہ اگلی جنریشن میں تمام انسان کامیابی کے لیے تیاری کر سکیں۔ اب ہر انسان کو آزادانہ آپشن ہے کہ وہ جنت یا جہنم کا خود انتخاب کر سکے۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

عہد رسالت کی ٹائم لائن

1. اعلان نبوت سے پہلے کا دور--- 571-609CE
   - بچپن اور ابتدائی دور---571-585CE
   - حرب فجار اور حلف الفضول---585-586
   - بزنس اور عائلی زندگی--- 583-609CE
   - کعبہ کی تعمیر نو---605CE
2. اعلان نبوت کے بعد مکی دور--- 609-622CE
   - پہلی وحی،اعلان نبوت اور دعوت کا ابتدائی دور---609-612CE
   - بڑے پیمانے پر دعوت کا دور--- 612---630CE
   - ہجرت حبشہ---614-616CE
   - شدید مشکلات کا دور--- 619CE (عام الحزن اور سفر طائف)
   - مکی زندگی کا آخری دور اور اس میں دیگر قبائل کی طرف تفصیلی دعوت---619-622CE
3. مدینہ منورہ کا دور---- 1-11H / 622-632CE

سورۃ الحاقۃ 69: اسی دنیا میں جزا و سزا کا اعلان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
اَلۡحَاقَّۃُ.(1) مَا الۡحَاقَّۃُ.(2) وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحَاقَّۃُ.(3)	یقیناً ہونے والی ہے تو پھر کیا ہے کنفرم ہونے والی؟ جبکہ آپ کو کیا علم ہے کہ یہ یقیناً کیا معاملہ ہے؟
كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَعَادٌۢ بِالۡقَارِعَۃِ.(4) فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُهۡلِكُوۡا بِالطَّاغِيَۃِ.(5)	عاد اور ثمود اقوام نے اس کھڑکھڑانے والی (سزا) کو جھٹلا دیا تھا تو ثمود اس آفت سے ہلاک ہو گئے تھے کیونکہ یہ آفت حد سے بڑھ کر تھی۔
وَاَمَّا عَادٌ فَاُهۡلِكُوۡا بِرِيۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِيَۃٍ.(6)	جبکہ عاد اس تند و تیز آندھی سے برباد ہو گئے تھے کیونکہ سرکش اور بے قابو تھی۔
سَخَّرَهَا عَلَيۡهِمۡ سَبۡعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَۃَ اَيَّامٍ حُسُوۡمًا فَتَرَى الۡقَوۡمَ فِيۡهَا صَرۡعٰى كَاَنَّهُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِيَۃٍ.(7)	اللہ تعالی نے انہیں جڑ سے اکھاڑنے کے لیے 7 رات اور 8 دن یہ آندھی ان پر لگا دی تھی۔ پھر آپ انہیں دیکھ لیتے کہ اس طرح گرے پڑے تھے جیسے وہ کھجور کے کھوکھلے تنے جیسے رہ گئے ہوں۔
فَهَلۡ تَرٰى لَهُمۡ مِّنۡۢ بَاقِيَۃٍ.(8)	تو کیا آپ ان میں سے کسی کو باقی دیکھ سکتے ہیں؟ (آخرت میں جزا یا سزا کا پریکٹیکل ثبوت ہے کہ جیسے منتخب اقوام کو سزا کر کے دکھا دی تھی۔)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری رسول ہیں۔ اس لیے آپ ہی کی عرب قوم میں کامیاب لوگوں کو جزا پریکٹیکل کر کے دکھا دیا اور ساتھ منکرین پر سزا کو اپلائے کر کے بھی دکھا دیا تاکہ اگلی جنریشن میں تمام انسان کامیابی کے لیے تیاری کرنا چاہیں تو کر سکیں۔ انسان کو اس لیے تجربہ کر کے دکھا دیا تاکہ انسان خود غور کر سکے کہ اس موجودہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم پر جزا یا سزا کا سلسلہ پریکٹیکل کر کے دکھانا تھا، اس لیے اللہ تعالی نے قدیم تاریخ کی بنیاد پر انہیں سمجھا دیا کہ قوم نوح، عاد اور ثمود اقوام کا سلسلہ کیسے ہوا تھا؟ لفظ الحاقۃ سے مراد یقیناً ڈیزاسٹر ہر انسان کو ہونے والا ہے۔

عاد قوم کے آثار قدیمہ۔۔۔ عمان

قوم عاد کا زمانہ تقریباً 8000BC کے قریب ہے۔ عمان، یمن، امارات اور جنوبی سعودی عرب میں رہتے تھے اور ان کے رسول حضرت ھود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت تھی۔ ان کے منکرین پر سزا دی گئی اور اب اس کا موجودہ ایویڈنس موجود ہے جو آپ صلالۃ شہر کے قریب ہے۔

https://madainproject.com/ubar

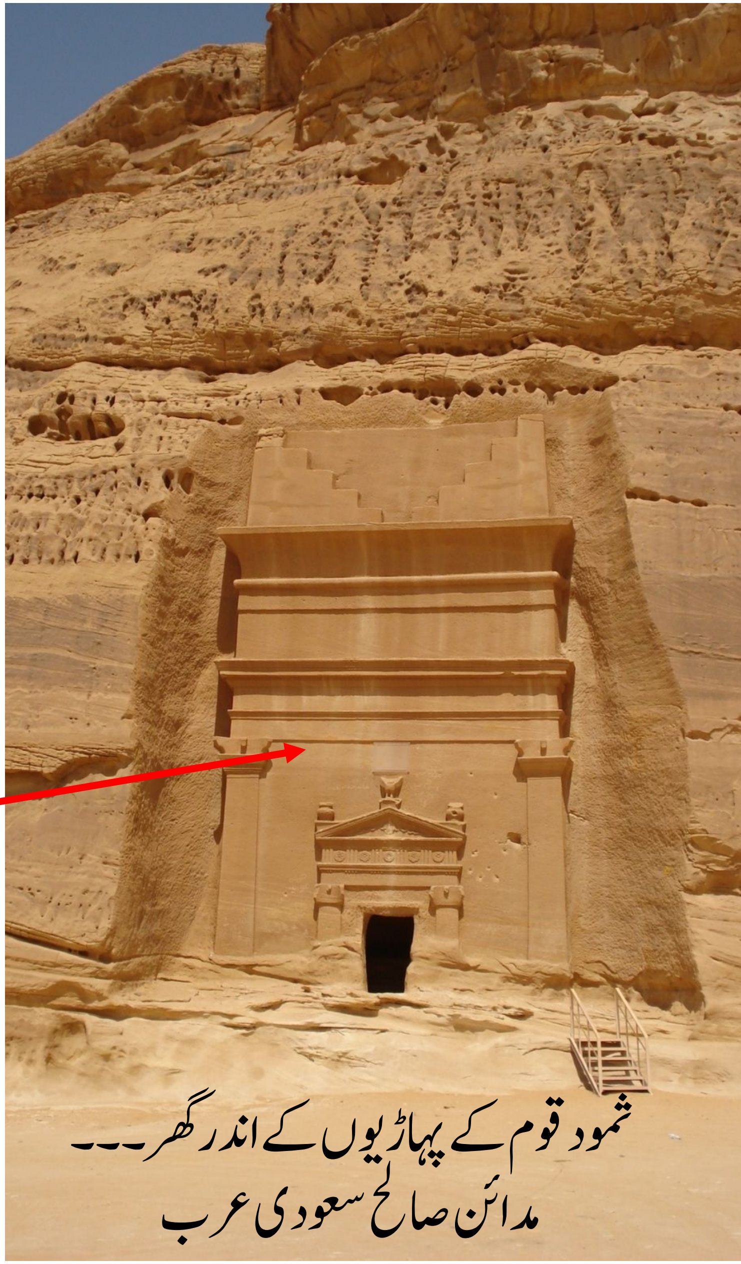

ثمود قوم کے پہاڑیوں کے اندر گھر۔۔۔
مدائن صالح سعودی عرب

قوم ثمود تقریباً 6000BC کے زمانے کے رہنے والے تھے۔ ان کے رسول حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام کے منکرین کو سزا یہ دی کہ وہ مارے گئے۔ ہمارے لیے ان کے موجودہ گھر موجود ہیں جو انہوں نے پہاڑیوں کے اندر کھود کر بنا دیے تھے۔ اگر یہ قوم زندہ ہوتی تو یہ لوگ آج بھی رہتے لیکن وہ ہزاروں سال سے یہ گھر خالی موجود ہیں۔ اسے مدائن صالح کہتے ہیں جو اب شمالی سعودی عرب میں موجود ہے اور آپ گوگل میپ میں دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے خود اس علاقے کو دیکھا ہے اور اسے اس سفر نامے "قرآن اور بائبل کے دیس میں" میں پڑھ سکتے ہیں۔

https://mubashirnazir.org/2022/11/25/%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d8%a7%d9%88%d8%b1-%d8%a8%d8%a7%d8%a6%d8%a8%d9%84-%da%a9%db%92-%d8%af%db%8c%d8%b3-%d9%85%db%8c%da%ba-2/

سورۃ الحاقۃ 69: موجودہ دنیا میں جزا و سزا کے ثبوت

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ.(9)	یہی جرم فرعون اور اس سے پہلے کے لوگوں نے کیا تھا تو وہ شہر تباہ و برباد ہو گئے تھے۔
فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً.(10)	اس طرح کیونکہ ان سب نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تھی چنانچہ اس سزا نے انہیں اس طرح پکڑ لیا کہ یہ سزا شدت میں بڑھتی چلی گئی۔
إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ.(11)	(اسی طرح نوح کو جھٹلانے کے نتیجے میں جب طوفان اٹھا اور) پانی حد سے گزر گیا تو ہم ہی تھے کہ ہم نے آپ کو سمندری جہاز (Ark) میں اٹھا لیا۔
لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ.(12)	اس کی وجہ ہے کہ اس تاریخی سرگذشت کو آپ کے لیے نصیحت بنا دیا تاکہ یاد رکھنے والے کان اسے سن سکیں تاکہ یاد رہے (کہ یہی معاملہ تمام انسانوں کے ساتھ ہونے والا ہے۔)

حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام مصر میں 1200BC کے قریب زمانے میں رہتے تھے اور ان کے بادشاہ فرعون کو دنیا بھر میں سپر پاور بنا دیا تھا۔ بہت سے بادشاہوں نے اپنی آباواجداد بادشاہوں کی لاشوں کو کیمیکل لگا کر سنبھالا۔ یہ تصویر فرعون منفتاح کی لاش بھی موجود ہے جس کا معاملہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے ہوا تھا۔ ہر انسان کے لیے یہی ثبوت کافی ہے کہ ہمیں اللہ تعالی کے حضور پہنچنا ہے اور پھر ہماری موجودہ زندگی کی پرفارمنس سامنے آ جائے گی۔ جزا کے طور پر اہل ایمان بنی اسرائیل کو دنیا بھر کی شاندار سپر پاور بنا دیا۔

اب اللہ تعالی نے اس لیے ان لاشوں کو سنبھالے رکھا تاکہ ہم عبرت حاصل کریں اور اس کی تفصیل تاریخ میں بائبل اور پھر قرآن مجید میں موجود ہے۔ جو انکار کرنا چاہیں تو ان کی مرضی اور جو ایمان لائیں تو ان کا رزلٹ سامنے ہے۔ ان اقوام کو اللہ تعالی نے لیبارٹری کی طرح جزا یا سزا کے سلسلے کو کر دیا تھا تاکہ جو انسان مخلص ہو تو وہ چیک کر لیں۔

https://mubashirnazir.org/2022/11/25/%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d8%a7%d9%88%d8%b1-%d8%a8%d8%a7%d8%a6%d8%a8%d9%84-%da%a9%db%92-%d8%af%db%8c%d8%b3-%d9%85%db%8c%da%ba-2/

فرعون منفتاح کی ممی

بشکریہ www.anubis4_2000.tripod.com

فرعون رعمسیس ثانی کی ممی

بشکریہ www.panoramio.com

Phusels of the Ark of Prophet Noah, Ararat Mountain, Doğubeyazıt, Turkey

حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام ترکی میں رہتے تھے اور اندازہ ہے کہ 75000BC کے زمانے میں رہتے تھے۔ان کی دعوت ترکی اور عراق میں پھیلی کہ ان کی قوم اس علاقے میں رہتے تھے۔اس قوم کے منکرین پر سیلاب کی سزا ملی جبکہ اہل ایمان کو سمندری جہاز میں شامل کر دیا اور یہ جہاز اس ارارات پہاڑ پر رکا۔اس پہاڑ کے ٹاپ میں اس جہاز کے فوسلز موجود ہیں۔ان اہل ایمان کو جزا ملی کہ بہترین زرخیز زمین مل گئی جہاں وہ پوری زمین پر پھیل گئے اور وہی اس زمانے کی سپر پاورز بنے جبکہ منکرین کی قوم تباہ ہو گئی۔آپ ابھی چیک کر سکتے ہیں کہ کوئی سمندری جہاز زمین کے اتنے بڑے پہاڑ پر کون پہنچا سکتا ہے؟اس جہاز کے فوسلز خود روسی ماہرین نے ڈھونڈ لیا اور آپ وہاں پہنچ کر کیمیکلز کے ذریعے چیک کر سکتے ہیں جس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کی تاریخ بالکل سچ ہے۔اس سے کنفرم ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب قرآن اللہ تعالی ہی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے رسول ہیں۔

https://mubashirnazir.org/2022/11/25/%d8%b3%d9%81%d8%b1%d9%86%d8%a7%d9%85%db%81-%d8%aa%d8%b1%da%a9%db%8c/

سورۃ الحاقۃ 69: اسی دنیا کے امتحان کا فائنل ریزلٹ۔۔۔کامیابی یا ناکامی

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ.(13) وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً.(14) فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ.(15) وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ.(16)	چنانچہ اسی طرح جب صور میں ایک ہی مرتبہ پھونک ماری جائے گی اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں پاش پاش کر دیا جائے گا۔ تو اس دن (کا واقعہ) ہو جائے گا جبکہ آسمان پھٹ جائے گا تو پھر (آپ دیکھ لیں گے کہ) اس دن وہ بہت ہی کمزور ہو گا۔
وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ.(17)	فرشتے اس کے کناروں پر (سمٹے ہوئے) ہوں گے اور آپ کے رب کا تخت اس دن 8 فرشتے اپنے اوپر اُٹھائے ہوں گے۔
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ.(18)	اس دن آپ سب کو اس طرح پیش کیا جائے گا کہ آپ کی کوئی سیکرٹ بات بھی چھپی ہوئی نہ رہ سکے گی۔
فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ.(19) إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ.(20)	پھر جس کی پرفارمنس رپورٹ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: "لیجیے اور پڑھ لیجیے کہ یہ ہے میرا فائنل رزلٹ۔ مجھے یہ خیال رہا کہ (ایک دن) مجھے اپنے اِس رزلٹ (Result) سے دوچار ہونا ہی ہے۔"

موجودہ زندگی میں آپ لاجیکل سوچ سکتے ہیں کہ ہر آدمی کو اچھے کام کا رزلٹ ملنا چاہیے اور اسی طرح ڈاکو، مجرم اور دہشت گردوں کو سزا بھی ملنی چاہیے لیکن افسوس کہ غریب لوگوں کو اچھے کام کا رزلٹ نہیں ملتا ہے اور بہت سے مجرم بھی بچ جاتے ہیں اور سزا نہیں ملتی ہے۔ کیا مجرمین کو سزا ملنی نہیں چاہیے اور لوگوں کی خدمت کرنے والوں کو فائدہ نہیں ملنا چاہیے۔ اگر رزلٹ آنا ہی چاہیے تو اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ اس کا فائنل رزلٹ ہر انسان کو ملنا ہی ہے۔ اس کا رزلٹ یہ ہو گا کہ اچھا کام کرنے کا رزلٹ جنت کی شکل میں ملے گا جس میں لامحدود انجوائے منٹ والی زندگی ہو گی جبکہ مجرمین کو جہنم کی سزا ملے گی۔ اب آپ خود کنفرم کر لیجیے کہ اللہ تعالی کی بات صحیح ہے اور خدا کے منکرین کی باتیں درست ہیں یا غلط؟

سورۃ الحاقۃ 69: اسی دنیا کے امتحان کا فائنل ریزلٹ۔۔۔کامیابی یا ناکامی

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ.(21) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ.(22) قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ.(23) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ.(24)	چنانچہ وہ شخص ایک دل پسند عیش میں ہو گا کہ شاندار جنت میں،اس کے فروٹس جھک رہے ہوں گے۔ اب مزے کے ساتھ کھائیے اور جوس پی لیجیے کیونکہ اپنے اس پرفارمنس کے رزلٹ میں جو آپ نے گزرے ہوئے ٹائم (ہماری موجودہ زندگی) میں کیے ہیں۔
وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ (25) وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ (26) يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ. (27) مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ (28) هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ (29)	جس شخص کی فائنل رپورٹس اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: ”اے کاش! میرا یہ فائنل رزلٹ مجھے نہ ہی ملتا۔ میں تو اس سے بے خبر ہی رہتا کہ میرا رزلٹ کیا ہے۔ اے کاش! وہی موت فیصلہ کن ہی ہو جاتی (اور جان چھوٹ جاتی۔) میرے فنڈز میرے کیا کام آئے کہ میری سب بادشاہی مجھ سے لٹ گئی ہے۔“
خُذُوهُ فَغُلُّوهُ (30) ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ (31) ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (32)	(فرشتوں کو حکم ہو گا کہ) اسے پکڑ لیجیے اور اس کی گردن میں طوق ڈال کر اسے جہنم میں جھونک دیجیے۔ پھر اسے ایک زنجیر میں ڈال دیجیے جس کی ناپ 70 گز (58 Meters) ہے۔
إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ (33) وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ (34) فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ (35) وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ (36) لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ (37)	(موجودہ زندگی میں) یہ انسان نہ تو اللہ تعالیٰ عظیم و برتر کو مانتا تھا اور نہ ہی کسی ضرورت مند کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ اس لیے آج یہاں اس کا کوئی غم خوار نہیں ہے اور دھوؤں کے سوا اس کے لیے کوئی کھانا بھی نہیں ہے۔ اسے یہ گناہ گار ہی کھا سکیں گے۔

سورۃ الحاقۃ 69: عربوں کی قرآن مجید سے متعلق غلط فہمیوں کا جواب

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ.(38) وَمَا لَا تُبْصِرُونَ.(39) إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ.(40) وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ. (41) وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ.(42)	ایسا نہیں ہے (کہ یہ قرآن مجید کسی شیطان کا آئیڈیا ہرگز نہیں ہے۔) میں اس کا ثبوت پیش کرتا ہوں جسے آپ دیکھ سکتے ہیں اور جسے آپ نہیں دیکھ سکتے ہیں کہ یقیناً یہ ایک رسول کریم کا ارشاد ہے اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے لیکن آپ لوگ کم ہی مانتے ہیں۔ یہ نہ کسی کاہن (جادو ٹونے والا) کی بات ہے اگرچہ آپ لوگ غور نہیں کر رہے ہیں۔
تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ.(43) وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ.(44) لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ.(45) ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ.(46) فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ.(47) وَإِنَّهُۥ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ.(48)	یہ قرآن مجید رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ ہمارا یہ رسول اگر اپنی طرف سے کوئی بات ہم پر ایجاد کر لیتا تو ہم اسے سخت ہاتھ سے پکڑ لیتے، پھر اس کے گردن کو کاٹ دیتے جبکہ آپ میں سے کوئی ہمیں اس کام سے روک نہ سکتا۔ یہ (قرآن) تو درحقیقت خبردار ہونے والوں کے لیے ایک یاددہانی (Reminder) ہے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کے لیڈرز، ڈیکٹیٹرز اور طاقتور پہوان اس فائنل رزلٹ کو مانتے نہیں تھے۔ قرآن مجید اس خوبصورت فصاحت وبلاغت عربی میں کہ عرب لوگ متاثر ہو جاتے۔ اس پر لیڈرز نے کہنا شروع کیا کہ قرآن تو کسی جن یا کسی شاعر یا کسی جادو ماہر آدمی نے بات کہی ہے تو پھر اللہ تعالی نے ان کی طوہم پرستی پر واضح کر دیا کہ یہ اللہ تعالی کے ارشادات ہیں۔ کوئی جن، شاعر یا جادو کا ماہر ایمان اور تعمیر شخصیت کے لیے ایسی بات نہیں کہتا ہے۔ اللہ تعالی نے جواب دیا کہ آپ قرآن مجید کو پڑھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ جعلی پیر کی پات ہے یا نہیں؟ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان لیڈرز کی موجودہ زندگی میں لیڈرشپ کو ختم کر کے انہیں آسانی مار دیا تاکہ آخرت میں وہ اپنا رزلٹ دیکھ لے اور سزا جاری رہے۔

ہمارے زمانے میں بہت سے لوگ موجودہ زندگی کے فائنل ریزلٹ اور آخرت کو نہیں مانتے ہیں۔ اس میں آپ خود غور کر لیجیے کہ اگر جزا و سزا کا رزلٹ ہو گیا تو پھر اس وقت کس طرح بچیں گے؟ ایسا بہتر یہ نہیں ہے کہ آج موجودہ زندگی میں آپشن موجود ہے کہ ہم اچھے کام کر کے فائدہ اٹھا لیں۔ فیصلہ ہم نے ابھی کرنا ہے کہ مستقبل کے نقصانات کو بچ سکیں یا پھر اگر نقصان ہوا تو پھر ہم خود ہی برداشت کر لیں گے!!!

سورۃ الحاقۃ 69: عربوں کی قرآن مجید سے متعلق غلط فہمیوں کا جواب

وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ.(49) وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ.(50) وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ. (51)	ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ میں (اس قرآن کو) جھٹلانے والے لوگ بھی موجود ہیں۔(یہ اسی طرح جھٹلاتے رہیں گے جبکہ قیامت میں) ان منکرین کے لیے یقیناً یہ ایک افسوس ہی رہ جائے گا۔اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ (قرآن) ایک یقینی حق ہے۔
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ.(52)	(اے رسول! آپ ان لوگوں کو چھوڑ دیجیے اور) اپنے رب عظیم کے نام کی عبادت کرتے رہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت پہنچاتے تھے اور قرآن مجید کو الحرم شریف اور لوگوں کے گھروں میں بھی قرآن مجید پڑھ کر سناتے تھے تو آپ کی خواہش تھی کہ ہماری قوم کے لوگ ایمان لائیں تاکہ وہ کامیاب ہو جائیں۔ اب منکرین لیڈرز جان بوجھ کر جادو ٹونا اور اس طرح کی کوئی بکواس وغیرہ کرتے تاکہ لوگ ایمان نہ لائیں تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ آتا تھا۔ اس پر اللہ تعالی نے آپ کے دکھ کو ختم کیا اور فرمایا کہ آپ کی ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیں اور پھر ان کی پرواہ نہ کیا کریں۔ یہی موضوع بہت سی مکی سورتوں میں ان لیڈرز کے اعتراضات کے جواب دے دیے اور ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکھ کو اس طرح بھی ختم کر دیا کہ پہلے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت میں منکرین ایسا ہی طنز اور دیگر اعتراضات کرتے رہے ہیں۔

قرآن مجید میں ان اعتراضات کو ہمارے لیے لکھا کہ ہم بھی ان اعتراضات کا جواب دے سکیں۔ اسی طرح ہم لوگ بھی جب قرآن مجید کی دعوت و تربیت کی کاوش کریں تو اس کے رزلٹ کو اللہ تعالی کے حضور چھوڑ دیں اور کوئی بھی ایمان نہ لایا، تب بھی ان کی پرواہ نہ کیا کریں کہ یہی دعوت اسلام کا صحیح طریقہ کار ہے۔

قرآن مجید کا مطالعہ

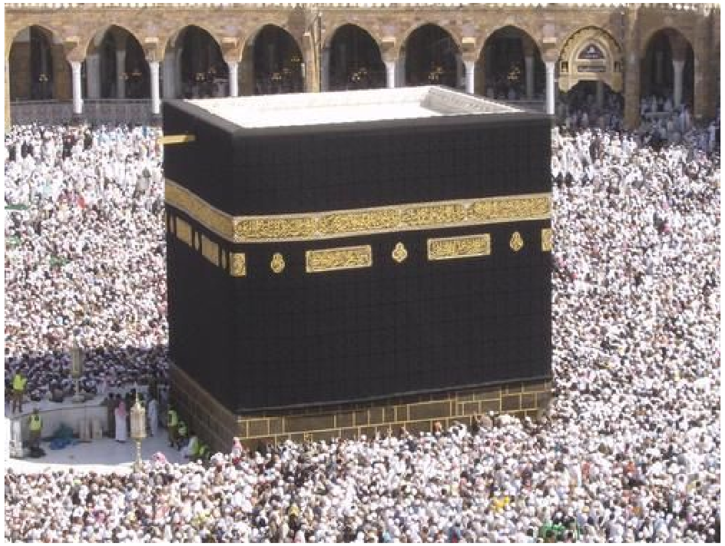

سورۃ المعارج 70: اسی دنیا کے امتحان کے نتائج

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المعارج 70۔۔۔کا موضوع (Topic)

- آیات 1-7: اسی زندگی میں جزا و سزا کی ٹائم لائن
- آیات 8-18: اسی دنیا کے امتحان کے نتائج۔۔۔آخرت
- آیات 19-44: اسی دنیا کے امتحان کے نتائج۔۔۔ناکام اور کامیاب

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المعارج 70: موجودہ زندگی میں جزاوسزا کی ٹائم لائن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ۔(1) لِّلۡكٰفِرِيۡنَ لَيۡسَ لَهٗ دَافِعٌ۔ (2)	ایک جلدی مچانے والا شخص بہت جلدی مانگ رہاہے!!! اس عذاب کے لیے جو ان منکرین پر آکر ہی رہے گا کیونکہ اسے کوئی روک نہیں سکتا ہے۔
مِّنَ اللّٰهِ ذِى الۡمَعَارِجِ۔(3)	(یہ عذاب)اللہ تعالی کی طرف سے آئے گا کیونکہ وہی رب عروج کے اسٹیپ بائی اسٹیپ کامالک ہے۔
تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ۔(4)	(یہ ہر چیز کواپنے حساب سے ناپتے اور پھر جلدی مچادیتے ہیں۔انہیں بتادیجیے کہ)فرشتے اور رُوح الامین (آپ کے ٹائم کے حساب سے) 50,000سال کے برابرایک دن میں اس رب کے حضور چڑھ کر پہنچتے ہیں۔
فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِيۡلًا۔(5) اِنَّهُمۡ يَرَوۡنَهٗ بَعِيۡدًا۔(6) وَّنَرٰٮهُ قَرِيۡبًا۔(7)	(اے رسول!)اِس لیے آپ (ان کے اعتراضات پر) پورے حسن و وقار کے ساتھ صبر کر لیجیے۔ یہ اسے دور سمجھتے ہیں اور ہم اُسے بہت قریب دیکھ رہے ہیں۔ تب (یہ لوگ بھی اسی زندگی میں دیکھیں گے اور اِس کے بعد آخرت میں بھی۔)

اللہ تعالی نے بتایا کہ اللہ تعالی کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ اسٹیپ بائی اسٹیپ ایکشن کرتا ہے۔ جزاوسزا کا سلسلہ بھی ایک منٹ بلکہ ایک سیکنڈ میں نہیں ہوتا ہے تو ہمیں ہی نقصان آجاتا ہے۔اللہ تعالی اسے اسٹیپ بائی اسٹیپ مہلت دیتا ہے تاکہ ہمیں آپشن مل جائے کہ ہم گناہ کریں تو توبہ کر کے اسے ڈیلیٹ بھی کر دیں۔کائنات میں بھی یہی سلسلہ سٹیپ بائی سٹیپ ہی گلیکسیز میں تبدیلی آتی ہے اور وہی معاملہ انسانوں پر زمین میں بھی کئی صدیوں میں تبدیل ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید پڑھ کر سنانے لگے تو یہی اللہ تعالی کی دعوت تھی۔اہل مکہ کے لیڈرز توحید اور آخرت کا انکار کر چکے تھے۔بالکل یہی معاملہ ہمارے زمانے میں ہے کہ لیڈرز سمجھتے ہیں کہ اگر آخرت ہوئی بھی تو ہمارے آقاء صوفی بزرگ ہمیں دوبارہ لیڈرز ہی بنادیں گے۔اب آخرت کی جب قرآن مجید میں گفتگو ہوتی تو لیڈرز اعتراض شروع کر دیتے تھے اور کہتے کہ اگر سزا کرنی ہے تو ابھی لے آئیں۔اللہ تعالی نے جواب میں بتایا کہ اسٹیپ بائی اسٹیپ موجودہ زندگی میں جزااور سزا کا سلسلہ ہوگا۔ اہل مکہ کو موجودہ زندگی میں سزادی تو یہ سلسلہ 15 سال میں شروع ہوا اور اس کا خاتمہ 23 سال میں ہوا۔ قرآن مجید کا نزول 609CE میں ہوا اور پہلی سزا جنگ بدر 624CE میں ہوئی اور پھر 629CE میں مکہ فتح ہوگیا۔

سورۃ المعارج 70: موجودہ زندگی کے نتائج۔۔۔آخرت

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ. (8) وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ. (9)	اس دن (قیامت) جب آسمان تیل کی تلچھٹ (Oil Sediment) کی طرح ہو جائے گا جبکہ پہاڑ دُھنی ہوئی اُون (Dyed Wool) کی طرح ہوں گے۔
وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا. (10) يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ (11) وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ (12) وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ (13) وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ (14)	کوئی سچا دوست بھی اس وقت اپنے کسی دوست کا حال نہیں پوچھ سکے گا، اگرچہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کے قابل بھی ہوں گے۔ مجرم چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں، بیوی، بھائی، اپنے پناہ دینے والا خاندان اور روئے زمین کے تمام انسانوں کو تاوان میں دے کر اپنے آپ کو (اس سزا سے) جان چھڑا لے۔
كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ (15) نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ (16) تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ (17) وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ (18)	ہر گز نہیں ہو سکے گا کیونکہ جس شخص نے بھاگنا چاہا تو وہی آگ اس شخص کی طرف لپٹ آ جائے گی تو اس کے چمڑے کو ادھیڑتی جا رہی ہو گی۔ یہ اس انسان کا رزلٹ ہو گا جس نے (موجودہ زندگی میں ہدایت سے) منہ موڑا کہ وہ صرف فنڈز ہی جمع کرتا رہا اور پھر سنبھال سنبھال کر رکھتا رہا۔ (اے رسول! آپ ان کی پرواہ نہ کیجیے کیونکہ یہ اسی طرح سزا کو جلدی مچاتے رہیں گے۔)

اب ایک منکر لیڈر نے یہی کہا کہ اچھا اگر ہمیں عذاب آنا ہے تو ابھی لا کر دکھائیں۔ اس کا جواب اللہ تعالی نے اس سورۃ المعارج میں دے دیا کہ اسٹیپ بائی اسٹیپ ہو گا۔ موجودہ زندگی میں پریکٹیکل سزا کا سلسلہ چند سال میں ہوا۔ نبوت نبوی شروع 609CE میں ہوئی۔ منکر لیڈرز کی سزا کا پہلا اسٹیپ 624CE میں ہوا جب تمام بڑے لیڈرز جنگ بدر میں مارے گئے۔ اسسٹنٹ لیڈرز پھر 624-630CE مارے گئے۔ موجودہ زندگی میں سزا یہی ہوئی کہ ان کی لیڈر شپ خراب ہو کر موت آ گئی۔ اہل مکہ کے باقی انسانوں میں ایمان کی رمک موجود تھی، وہ سب ہی ایمان لائے۔

اللہ تعالی نے اسٹیپ بائے اسٹیپ اس لیے کیا کہ جس انسان میں ایمان کی چھوٹی سی ایمان کی رمک ہو تو اسے کئی سال میں ایمان لا سکے ورنہ چند سیکنڈ میں سزا آ جاتی تو مہلت نہ ملتی۔ جن لوگوں میں کسی حد تک خلوص تھا تو مہلت نہ ملتی تو وہ بھی ایمان نہ لاتے اور سزا میں پھنس کر جہنم میں پہنچ جاتے۔ ہم لوگوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ آپ کی جب موت آئے گی تو گویا قیامت فوراً ہو گی۔ ظاہر ہے کہ جس دن مرا تو پھر بیہوش رہیں گے اور قیامت کے دن ہی شعور سامنے آئے گا اور رزلٹ مل جائے گا۔

سورۃ المعارج 70: موجودہ دنیا کے امتحان کے نتائج۔۔۔ ناکام اور کامیاب

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا.(19) إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا. (20) وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا.(21)	حقیقت یہ ہے کہ انسان بہت بے صبر اپیدا ہوا ہے۔ اُس پر جب مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب انجوائے منٹ ملتی ہے تو (لوگوں کی خدمت کے لیے) سخت کنجوس بن جاتا ہے۔
إِلَّا الْمُصَلِّينَ.(22) الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ.(23) وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ.(24) لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ.(25) وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ.(26) وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ. (27) إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ.(28) وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ. (29) إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ.(30) فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ.(31) وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ. (32) وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ. (33) وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ.(34) أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ.(35)	ہاں، لیکن وہ انسان (مجرم) نہیں ہیں جو • مخلص نمازی ہیں، جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔ • جن کے فنڈز میں معاشی مشکلات والے لوگوں کے لیے ایک کنفرم حصہ موجود ہے۔ • جو روز جزا کو برحق مانتے ہیں اور اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اِس لیے کہ اُن کے رب کا عذاب ایسی چیز نہیں ہے کہ اُس سے کوئی جان چھڑا سکے۔ • جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ اپنی بیویوں اور غلام بیویوں کے سوا پاک رہتے ہیں۔ اِس لیے کہ اُن کے معاملے میں ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ ہاں، جو لوگ اس لمٹ سے آگے کچھ چاہیں تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ • (اللہ تعالی اور مخلوق، دونوں کے معاملے میں) اپنی امانتوں اور اپنے معاہدے پر عمل کرتے ہیں۔ جو اپنی گواہی پر قائم رہتے ہیں۔ • وہی لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی ہیں وہ لوگ جو (جنت کے) باغوں میں ہوں گے، بڑی عزت کے ساتھ۔

مخلص انسانوں کی مثالیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت میں اللہ تعالی نے بتادیا کہ جو لوگ خلوص رکھتے ہیں، ان کی یہ صلاحیتیں موجود ہیں۔ یہ وہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جو سابقون الاولون کہلائے جاتے ہیں یعنی شروع میں ہی ایمان لائے۔ یہ لوگ ایمان لانے سے پہلے ہی آخرت پر ایمان رکھتے تھے۔ خلوص کے ساتھ نماز پڑھتے رہتے اور اللہ تعالی کی خوشنودی پر لوگوں کی خدمت کرتے، معاہدوں پر عمل کرتے چنانچہ اسی وجہ سے وہ جاہلیت میں بھی نماز ادا کرتے رہتے تھے۔ ان شخصیتوں کی بنیاد پر ہمیں اپنی تعمیر شخصیت کرنی چاہئیں جس میں ان سابقون الاولون کی صلاحیتیں تھیں۔ اس کی چند مثالیں حاضر خدمت ہیں:

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا، لیکن مکہ مکرمہ اور دیگر قبائل کے لوگ کہتے تھے کہ محمد صادق وامین ہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ ہمیشہ سچائی کی بات کرتے ہیں اور معاہدے کو پورا کرتے ہیں۔ اس لیے بہت سے قبائل اور اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزنس میں انوسٹ کیا ہوا تھا۔ کعبہ کی دوبارہ کنسٹرکشن 604CE میں کرتے ہوئے بہت سے قبائل میں لڑائی ہو گئی کہ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ حجر اسود کو صرف ہم ہی فکس کریں گے۔ پھر ان کے معقول لوگوں میں فیصلہ ہوا کہ کل کعبہ کے پاس جو شخص صبح آئے گا تو وہی فیصلہ کرلے گا۔ اتفاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی صبح کعبہ پہنچ گئے تو تمام قبائل کے لیڈرز بہت خوش ہوئے کہ صادق وامین آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ حجر اسود کو اپنی چادر میں ڈال کر ہر قبیلے کے نمائندے کو کہا کہ وہ اس چادر کو پکڑلیں۔ اس کے بعد تمام قبائل کے نمائندوں کی مدد سے حجر اسود فکس کردیا۔ اس میں ساری جنگیں ختم ہوگئی اور تمام قبائل بہت خوش ہوئے۔
- نبوت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوبکر صدیق اور دیگر دوستوں رضی اللہ عنہم نے مل کر ایک معاہدہ کیا ہوا تھا کہ ہم غریبوں کی خدمت کریں، کسی کو مشکل ہو تو ان کی مدد کریں اور غلاموں کو خرید کر انہیں آزاد کرتے رہے۔ یہ تمام لوگ نماز پڑھتے رہتے، زکوۃ ادا کرتے، حج وعمرہ کرتے اور روزہ ادا کرتے رہے حالانکہ ابھی جاہلیت کا سلسلہ جاری تھا۔
- غیر مکہ کے قبیلے کے غیر مسلم سردار مالک بن الدغنہ کو معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مکہ سے نکالا جارہا ہے تو مالک نے کہا: "آپ جیسا انسان (اپنے وطن سے) نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جاسکتا ہے۔ حالانکہ آپ تو محتاجوں کے لیے کماتے ہیں، صلہ رحمی ادا کرتے ہیں، مجبوروں کا بوجھ اپنے سر لیتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حادثوں میں حق بات کی مدد کرتے ہیں۔ آپ کو میں امان دیتا ہوں۔ آپ چلیے اور اپنے ہی شہر مکہ مکرمہ میں اپنے رب کی عبادت کیجیے۔" (بخاری، کتاب الکفالہ، 39: 2297)
- ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ابھی ایمان نہیں لائے تھے لیکن اس سے پہلے بھی وہ نماز پڑھتے رہتے تھے۔

یہی وہ لوگ تھے جو جلد سے جلد ہی ایمان لائے۔ انہی کی تفصیل آپ جاہلیت کی تاریخ اور سیرت میں پڑھ سکتے ہیں۔

سورۃ المعارج 70: موجودہ دنیا کے امتحان کے نتائج۔۔۔ناکام اور کامیاب

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ.(36) عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ.(37) أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ.(38)	(اے رسول! ہمارا یہ فیصلہ سنتے ہی) پھر کیا وجہ ہے کہ یہ منکرین دائیں بائیں سے گروہ در گروہ، آپ پر بھاگے آرہے ہیں؟ کیا ان میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ راحت بھری جنت میں داخل کر لیا جائے گا (صرف اِس لیے کہ وہ دنیا میں لیڈرز ہیں؟ یہ اپنی لیڈرشپ پر غرور و تکبر پر نہ اترائیں۔)
كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ.(39) فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ.(40) عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ.(41)	ہر گز نہیں، ہم نے انہیں اس طرح سے پیدا کیا ہے جسے یہ جانتے ہیں (حالانکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں دوبارہ پیدا نہ کر سکیں گے؟) ہر گز نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اس کی جو مشرق و مغرب کی تمام وسعتوں کا مالک ہے، ہم اس پر طاقت رکھنے والے ہیں کہ انہیں بدل کر اِن سے بہتر انسان پیدا کر دیں اور ہم اس سے عاجز نہیں رہیں گے۔
فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ.(42)	(اے رسول! یہ لوگ ابھی نہیں سمجھتے تو) اس لیے آپ انہیں چھوڑ دیجیے، یہ باتیں بنائیں اور کھیلیں۔ یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پہنچ جائیں جس کا خطرہ انہیں ابھی دیا جا رہا ہے۔
يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ.(43)	جس دن یہ اپنی قبروں سے بڑی تیزی کے ساتھ بھاگتے ہوئے نکلیں گے، گویا دوڑ کے لیے لگائے ہوئے (تیر یا گولی کی طرح) ٹارگٹ کی طرف بھاگ رہے ہیں۔
خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ.(44)	اِن کی آنکھیں جھکی ہوں گی جبکہ ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ یہ ہے وہ دن جس سے انہیں وارننگ کی جاتی تھی۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

فلسفہ تاریخ اور نبوت محمدی سے پہلے کا دور IH01 (Start of Humanity-571CE)

عہد رسالت IH02 (Before-11H/571-632CE)

عہد صحابہ و تابعین کی سیاسی اور مذہبی تاریخ IH03.1 (11-133H/632-750CE)

عہد صحابہ و تابعین کی علمی، دعوتی اور تہذیبی تاریخ IH03.2 (11-133H/632-750CE)

دور صحابہ سے متعلق تاریخی سوالات IH03.3 (11-133H/632-750CE)

تہذیبی عروج کا دور۔۔۔سیاسی اور مذہبی تاریخ IH04.1 (133-656H/750-1258CE)

تہذیبی عروج کا دور۔۔۔علمی تاریخ IH04.2 (133-656H/750-1258CE)

تہذیبی عروج کا دور۔۔۔دعوتی، اصلاحی اور تہذیبی تاریخ IH04.3 (133-656H/750-1258CE)

تہذیبی جمود اور زوال کا دور۔۔۔سیاسی، مذہبی، علمی اور تہذیبی تاریخ IH05 (656-1342H/1258-1924CE)

دور جدید۔۔۔سیاسی، مذہبی، علمی اور تہذیبی تاریخ IH06 (1342H-Now/1924-NowCE)

https://mubashirnazir.org/2023/03/05/%d9%85%d8%b3%d9%84%d9%85-%d8%aa%d8%a7%d8%b1%db%8c%d8%ae-%db%94-%d8%b3%db%8c%d8%a7%d8%b3%db%8c%d8%8c-%d8%aa%db%81%d8%b0%db%8c%d8%a8%db%8c%d8%8c-%d8%b9%d9%84%d9%85%db%8c%d8%8c-%d9%81%da%a9%d8%b1%db%8c/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t